دل کی بات

مدیر

''حمیّت نام تھا جس کا''........!

ابھی ڈاکٹر عامر عزیز کو رہا ہوئے چند ہی دن گزرے تھے کہ لاہور میں امریکی ایجنسی ''ایف بی آئی'' نے ایک آپریشن کے ذریعے ڈاکٹر احمد جاوید خواجہ اور ان کے بھائی احمد ندیم خواجہ سمیت خاندان کے 9 افراد کو القاعدہ سے تعلق کے الزام میں گرفتار کرا لیا گیا۔ بعد میں خاندان کے دیگر افراد کو رہا کر دیا گیا۔

ایک انگریزی اخبار کے مطابق ''ایف بی آئی نے اس آپریشن سے آئی ایس آئی کو بھی بے خبر رکھا'' وزیر اعظم جمالی نے اخبار نویسوں کے استفسار پر فرمایا کہ ''لاہور آپریشن جیسے واقعات آئندہ نہیں ہوں گے'' وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد نے کہا کہ ''انہیں اس آپریشن کا پہلے سے علم نہیں تھا۔ مسلم لیگ (ق) کے پارلیمانی لیڈر چودھری شجاعت حسین نے اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے'' البتہ نیب کو مطلوب ہمارے ''منیبی'' وزیر داخلہ فیصل صالح حیات نے اچھوتی ہانکی کہ ''اس واقعے پر افسوس کرنے کی بجائے ہمیں شاباش دینی چاہیے کہ ہم دہشت گردوں کو پکڑ رہے ہیں'' اس سارے قصے میں دو باتیں نمایاں طور پر سامنے آئی ہیں کہ وزیر اعظم سے لے کر وفاقی وزرا، وزیر اعلیٰ اور گورنر پنجاب تک ہماری حکومت کے ذمہ دار کتنے بے خبر اور بے حس ہیں کہ لاہور آپریشن سے پہلے انہیں اس بارے میں کچھ علم نہ تھا اور آپریشن کے بعد ایف بی آئی والوں سے باز پرس کرنے کی انہیں ہمت تک نہیں ہوئی۔ دوسری بات یہ کہ غیر ملکی ایجنسیاں پاکستان میں مداخلت کے حوالے سے کتنی دیدہ دلیر ہو چکی ہیں کہ وہ کسی بھی قسم کا اقدام کرنے کے لئے ہماری حکومت سے اجازت لینا تو درکنار اسے مطلع کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرتیں۔ اس سے نو منتخب جمہوری حکومت کی خود مختاری اور مضبوطی کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس سرحد حکومت کا فیصلہ قابلِ قدر و تحسین ہے۔ وزیر اعلیٰ اکرم درّانی نے واضح طور پر کہا ہے کہ ''ہم صوبہ سرحد میں ایف بی آئی کو آپریشن کی اجازت نہیں دیں گے۔ ہم اپنے اندرونی معاملات خود حل کریں گے اور کسی غیر ملکی ایجنسی کو مداخلت یا اقدام سے روکیں گے''۔ اُدھر امریکی نائب وزیر خارجہ کرسٹینا روکا نے گزشتہ دنوں دورۂ پاکستان کے موقع پر کہا کہ ''ہمیں طالبان رہنماؤں کی پاکستان میں موجودگی کے ثبوت نہیں ملے''۔

حیرت ہے کہ اس اعتراف کے باوجود امریکی ایجنسی پاکستانی شہریوں کو دہشت گردی کے الزام میں گرفتار کر کے اذیتیں اور تکالیف پہنچا رہی ہے۔ ڈاکٹر احمد جاوید خواجہ نے بتایا کہ ''انہیں حراست کے دوران طرح طرح سے اذیتیں دی گئیں۔ ہاتھ پشت پر باندھ دیئے، منہ پر ماسک چڑھا دئے۔ فحش گالیاں اور دھمکیاں دی گئیں۔ انہیں نماز تک پڑھنے کی اجازت نہیں دی اور انہوں نے اسی حالت میں نمازیں پڑھیں'' یہ صورت حال شرمناک بھی ہے اور افسوس ناک بھی۔ اور اعیانِ حکومت کے لئے لمحۂ فکریہ بھی۔ ہمیں اُمید ہے کہ وزیر اعظم جمالی اپنے بیان کی روشنی میں آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہیں ہونے دیں گے۔ ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ ....

''حمیّت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے''

عراق پر ممکنہ امریکی حملہ: متحدہ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل اور جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ ''عوام

نے مجلس عمل کو امریکی جارحیت کی مذمت کی وجہ سے ووٹ دئے ہیں۔ ہم عوام کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل ۳ ر جنوری کو عراق پر ممکنہ امریکی حملے کے خلاف احتجاجی مظاہرے کرے گی''۔

مجلس احرار اسلام کے قائد و امیر مولانا سید عطاء المہیمن بخاری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ''عراق ___ امریکہ کے لئے تر نوالہ نہیں بنے گا اسے عراق میں مختلف نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ امریکہ مسلمانوں پر مظالم بند کرے۔ وہ تشدد کے ذریعے اپنی قبر خود کھود رہا ہے''

امریکہ ___ پوری دنیا میں مسلمانوں اور مسلم ممالک پر ظلم و تشدد کر رہا ہے۔ افغانستان کے بعد اب عراق پر حملے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ بدمعاشی کی انتہا یہ ہے کہ امریکی مطالبے پر اقوام متحدہ کی انسپیکشن ٹیم کو عراق نے تحقیق و تفتیش اور تلاشی کے لئے اپنے ملک میں آنے کی اجازت دی اور انسپیکشن ٹیم نے دورے کے اختتام پر اپنی رپورٹ میں اعتراف کیا کہ ہمیں عراق میں کہیں بھی جوہری اور کیمیائی ہتھیاروں کی کوئی فیکٹری ملی نہ ذخیرہ ___ مگر امریکی اہلکاروں نے یہ رپورٹ اقوام متحدہ میں پہنچنے سے پہلے ہی چوری کر لی جس پر کوفی عنان نے بھی احتجاج کیا۔ اس احتجاج کو ایک بے بس کی نحیف چیخ کے سوا دوسرا کیا نام دیا جا سکتا ہے۔ وہ امریکہ، جسے عراق کے معصوم و بے گناہ بچوں اور شہریوں کی چیخیں سنائی نہیں دیتیں جس نے ہنستے بستے افغانستان کو آن واحد میں کھنڈرات میں تبدیل کر دیا اور معصوم بچوں اور عورتوں کو چیخنے اور سسکنے کی بھی مہلت نہ دی ایسے سفاک پر کوفی عنان کے ''مجرمانہ احتجاج'' کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ امت مسلمہ پر امریکہ ظلم تو کر ہی رہا ہے لیکن اسے یاد رکھنا چاہئے کہ..... ''اب ظلم کی میعاد کے دن تھوڑے ہیں''۔ ہمیں امید ہے کہ متحدہ مجلس عمل اور اس سے باہر دینی جماعتیں سامراج کے خلاف اپنا مجاہدانہ کردار ثابت قدمی کے ساتھ ادا کرتی رہیں گی۔ ہم عراق پر ممکنہ امریکی حملے کی اسی طرح مذمت کرتے ہیں جس طرح افغانستان پر حملے اور مداخلت کی مذمت کی تھی۔ گزشتہ دنوں کابل میں منعقدہ ایک کانفرنس میں چھ ہمسایہ ملکوں، پاکستان، ایران، ازبکستان، ترکمانستان، تاجکستان اور چین نے دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف مل کر کام کرنے اور افغانستان میں عدم مداخلت کے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ اس کانفرنس میں سعودی عرب، بھارت اور ترکی کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ افسوس کہ ان ممالک کو افغانستان میں امریکی مداخلت نظر نہیں آئی ___ ''اندھوں کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی''۔

اے کاش وہ افغانستان میں روسی اور پھر امریکی مداخلت کا راستہ روکتے اور ان کا ساتھ نہ دیتے تو آج حالات مختلف ہوتے۔ ان ممالک کو جنوبی ایشیا میں امریکی مداخلت کو بہر حال روکنا ہوگا ورنہ مستقبل میں ان کے اپنے سیاسی و اقتصادی مفادات بھی امریکی دہشت گردی کی زد میں آ سکتے ہیں۔

دینی مدارس آرڈی نینس: وزارت مذہبی امور نے کہا ہے کہ حکومت دینی مدارس آرڈی نینس ۲۰۰۲ء کے حوالے سے مجلس عمل اور وفاق المدارس کو اعتماد میں لے گی۔

جنرل پرویز مشرف کے جاری کردہ اس آرڈی نینس سے وفاق المدارس نے شدید اختلاف کیا تھا۔ توقع ہے کہ نئی حکومت دینی مدارس کی خود مختاری سلب کرنے کی کوشش نہیں کرے گی۔ ساتھ ہی وفاق المدارس اور مجلس عمل کے رہنماؤں سے گزارش ہے کہ انہیں حکومت سے اس بات کو منوانا چاہیے کہ جس مسجد یا مدرسہ کی وہ تصدیق و توثیق کریں حکومت اسے رجسٹرڈ کر لے۔ بعض مساجد و مدارس سو سال یا دو سو سال قدیم ہیں ان کی ملکیت کا کوئی ثبوت نہیں ان کی رجسٹریشن کیلئے وفاق المدارس کی تصدیق کو تسلیم کیا جائے۔ وفاق کو اپنے دیگر مطالبات اور سفارشات سے کسی طرح بھی دستبردار نہیں ہونا چاہیے۔